سوال

(860)لم حاصل کرو خواہ اس کے لیے تمہیں چین جانا پڑے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علم حاصل کرو خواہ اس کے لیے تمہیں چین جانا پڑے ۔ (کشف المحجوب ، پہلا باب)

کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟ کتاب حدیث میں موجود ہے خواہ ضعیف ہی ہو؟

۲۔ ((وممن کان لا یری فی الدماء الخارجة من غیر المخرجین الوضوء طاؤس ویحیی بن سعید الانصاری وربیعة بن ابی عبدالرحمن کذا قال عبدالبر فی الاستذکار وذکر العینی فی البنایة انه قول ابن عباس وعبداللہ وجابر))

اگر یہ علمی طور پر درست ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا تو ترجمہ فرما دیں ۔

۳۔ ((الجذع عند اهل اللغة من الشاة ما تمت له سنة وبلغت فی الثانیة ومن البقر ابن سنة ومن الابل ابن اربع سنین وفی اصطلاح الفقهاء الجذع من الضان ما تمت له ستة شهر وهو الراجح عند الحنفیة وقال بعضهم ما تمت سبعة اشهر وقیل ستة او سبعة والتقیید بالضان لان الجذع من الابل والبقر والغنم لا یجزء منها الا الثنی)) (تعلیق المجد : ۲۸۰)

الجذع کی تعریف اگر درست ہے تو ترجمہ فرما دیں ورنہ نہیں ۔

۴۔ ((النعلین) هو ان یکون قد لبس النعلین فوق الجوربین فقد اجاز المسح علی الجوربین جماعة من السلف وذهب الیه نفر من فقهاء الامصار منهم سفیان الثوری واحمد واسحاق وقال مالک والاوزاعی والشافعی لا یجوز المسح علی الجوربین قال الشافعی الا اذا کانا منعلین یمکن متابعة المشی فیهما وقال ابو یوسف ومحمد یمسح علیهما اذا کانا ثخینین لا یشفان)) (طاہر ندیم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اطلبوا العلم ولو بالصین)) بے اصل ، موضوع اور باطل روایت ہے ۔ تفصیل کے لیے دیکھیں : سلسلة احادیث الضعیفه للمحدث الألبانی رحمہ اللہ تعالیٰ (۱، ۶۰۰، ح : ۴۱۶)

۲۔ سبیلین کے علاوہ بدن کے کسی حصہ سے نکلنے والے خون سے جو وضوء کرنے کے قائل نہیں ان میں سے طاؤس ، یحییٰ بن سعید الانصاری اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن بھی ہیں ، ابن عبدالبر نے استذکار میں ایسے ہی کہا ہے اور عینی نے بنایہ میں ذکر کیا کہ یہ ابن عباس ، عبداللہ اور جابر رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے ۔ (شاید جابر بن عبداللہ ہے)

۳۔ جذع اہل لغت کے ہاں بکری اور بھیڑ کی جنس سے وہ ہے جس کی عمر ایک سال پوری ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور گائے کی جنس سے دو سال کا اور اونٹ کی جنس سے چار سال اور فقہاء کی اصطلاح میں جذع بھیڑ کی جنس سے وہ ہے جو پورے چھ ماہ کا ہو اور یہی قول حنفیہ کے نزدیک راجح ہے اور ان کے بعض نے کہا سات ماہ کا اور کہا گیا ہے کہ چھ یا سات ماہ کا اور بھیڑ کی قید اس لیے ہے کہ اونٹ ، گائے اور بکری کی جنسوں سے جذع کفایت نہیں کرتا ، ان تینوں جنسوں سے صرف ثنی (دو دانتا) ہی کفایت کرتا ہے ۔

جذع کی تعریف میں اہل لغت کا مذکور بالا قول درست ہے ۔ فقہاء کی اصطلاح والی بات عجیب ہے کیونکہ کتاب وسنت میں شرعی معانی کا اعتبار ہے اگر الفاظ شرعی معانی رکھتے ہوں ورنہ لغوی معانی کا اعتبار ہے ۔

۴۔ (النعلین) وہ ہے کہ اس نے جوتے جورابوں کے اوپر پہنے ہوں اور جورابوں پر مسح کو سلف کی ایک جماعت نے جائز قرار دیا ہے اور شہروں کے فقہاء کا ایک گروہ اس کی طرف گیا ہے ان سے سفیان ثوری ، احمد اور اسحاق ہیں اور مالک ، اوزاعی اور شافعی نے کہا جورابوں پر مسح جائز نہیں ۔ شافعی نے کہا مگر وہ جورابیں منعل ہوں جن میں مسلسل لگاتار چلنا ممکن ہو اور ابو یوسف اور محمد نے کہا ان پر مسح کرلے جب وہ موٹی ہوں شفاف نہ ہوں ۔

۵۔۱۲۔۱۴۲۱ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص810

محدث فتویٰ